OPEN ACCESS
Hazara Islamicus
ISSN (Oline): 2410-8065
ISSN (Print):2305-3283
www.hazaraislamicus.hu.edu.pk

Hazara Islamicus, Vol.:8, Issue: 1,
Jan-Jun 2019 PP:93-108

مسند امام ابی حنیفہؒ اور مجروح رواۃ: علم الجرح والتعدیل کے تناظر میں ایک علمی وتحقیقی جائزہ

Musnad Imam Abi Hanifa & "Majrooh" Narrators: A Critical Analysis in the light of Ilm al-Jarh wa al-t'adeel

Scan for Download

Hafiz Muhammad Ibrahim
Ph.D Scholar, Department of Islamic studies, Abdul Wali Khan University, Mardan

Dr. Karim Dad
Associate Professor, Department of Islamic studies, Abdul Wali Khan University Mardan

Abstract

The original sources of the knowledge of Islam are two: The Holy Quran and the Sunnah of the Prophet Muhammad (SAW), while the other sources are subservient to them. Hadith is the narrative describes a statement, an action or a tasit approval of the prophet (SAW). The text of Hadith consists of two parts, which are; the chain of narrators and the content. The authenticity of Hadith depends upon the authentication of the chain of the narrators as well as its content. The Science of the sciences of hadith dealing with identifying the narrators whether they are reliable or not, is called Ilm al-Jarh wa al-ta'deel. Jarh is finding deficiency whether it is in his righteousness or in his accurateness, while Ta'deel describes the narrator in his righteousness and accurateness with what is required for the acceptance of his Hadith. The purpose of this science of Hadith is to keep Islamic teachings safe. Musnad is the type of collection of Hadith compiled under the names of the companions to whom the ahadith were traced. Imam Abu Hanifa, had got a great status in Sciences of Hadith as he got in Islamic jurisprudence. His narrations have been compiled by his pupils and companions in many books. Some people raise questions on the status of narrators of this book (Musnad Imam Abi Hanifa), that its narrators are Majrooh and Dha'eef.

cc BY

In this article a critical analysis of the narrators of Musnad Imam Abi Hanifa has taken in the light of Ilm al-Jarh Wa al-t'adeel and discredited the Majrooh narrators, Which are very less in number.

Keywords: *Ilm al-Jarh wa al-Ta'deel, Musnad Imam Abi Hanifa, Narrators, Majrooh*

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات اور محفوظ دین ہے۔اس کے اولین ماخذ قرآن کریم کی حفاظت وصیانت کا انتظام اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے سینوں میں نقش کر کے فرمایا اور اس کی دوسری ماخذ احادیث کو ایسے ماہرین فن کے ذریعے محفوظ کیا جنہوں نے صحتِ حدیث اور حفاظت کے لیے ایسے اصول وضع کیے کہ احادیث وضع کرنے والوں کے تمام راستے مسدود ہو گئے۔حفاظت حدیث کے لیے ابتدا ہی سے حفظ وکتابت کے طریقے اپنائے گئے اور عہد رسالت میں ہی احادیث کا ایک وافر حصہ کتابی شکل میں وجود میں آچکا تھا۔لیکن تدوین حدیث کے حوالے سے دوسری اور تیسری صدی ہجری زریں اور سنہرا دور کہلایا جا سکتا ہے۔اس دور میں احادیث کے مختلف اقسام وجود میں آگئیں، جن میں جوامع، صحاح، سنن، معاجم اور مسانید وغیرہ شامل ہیں۔ان کتب میں بعض کو صحت اور حسن ترتیب کی وجہ سے مقبولیت حاصل ہوئی، جس میں امام ابو حنیفہؒ کے شاگردوں کا مدون کردہ مجموعہ احادیث "مسند امام اعظمؒ" بھی شامل ہے، جو کہ فقہ حنفی کی تقویت وترویج میں بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔امام ابو حنیفہؒ کی جلالت علمی اور فقہ وحدیث پر دسترس کی وجہ سے اس کتاب کی صحت اگرچہ علمی دنیا کے نزدیک مسلم ہے، لیکن بعض افراد کی طرف سے اس کے رواۃ کی صحت پر سوالات واشکالات اٹھائے جاتے ہیں، لہٰذا یہ ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اس کتاب کے رواۃ کو جرح وتعدیل کی کسوٹی پر پرکھ کر حقیقت سامنے لائی جائے۔اسی ضرورت کو مدنظر رکھ کر اس مقالے میں ائمہ وجرح تعدیل کے اقوال کی روشنی میں مسند امام اعظمؒ کے رواۃ کا جائزہ لے کر مجروح رواۃ کو منظر عام پر لایا گیا ہے، تاکہ دیکھا جا سکے کہ مسند امام اعظم میں کتنے رواۃ ائمہ فن کی نظروں میں مقبول ہیں اور کتنے عدل وضبط کے معیار پر پورا نہیں اترتے۔یہ مقالہ فقہ حنفی کے اس بنیادی دستاویز کے متعلق بعض ذہنوں میں اٹھنے والے شبہات کو دور کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

اس آرٹیکل کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے؛ ابتدائی حصے میں مقدمہ ہے جو علم الجرح والتعدیل اور مسند امام اعظم کے مختصر تعارف پر مشتمل ہے۔دوسرے حصے میں مسند امام اعظمؒ کے مجروح رواۃ کے متعلق ائمہ فن کے اقوال نقل کئے گئے ہیں۔جب کہ مقالے کے آخر میں تحقیق سے اخذ شدہ نتائج لائے گئے ہیں۔

علم الجرح والتعدیل:

رسول اللہ ﷺ کے احادیث مبارکہ کے قبول ورد کے معاملے میں علمائے حدیث کا رویہ نہایت حساس اور محتاط رہا ہے۔آپ نے احادیث کی حفاظت کے لیے مختلف اصول وفنون وضع کیئے جن میں بلند پایہ درجہ "علم الجرح والتعدیل" کا ہے۔اس علم میں حدیث بیان کرنے والے تقریباً تمام رواۃ کی تعدیل وتوثیق یا ان کی تضعیف سے بحث ہوتی ہے۔

نواب صدیق حسن خان کہتے ہیں"علم يبْحَث فِيهِ عَن جرح الروَاة وتعديلهم بِأَلْفَاظ مَخْصُوصَة"[1]

علم الجرح والتعدیل وہ علم ہے جس میں رواۃ کی جرح وتعدیل سے متعلق مخصوص الفاظ کے ساتھ بحث کی جاتی ہے۔

مسند امام ابی حنیفہؒ کا تعارف:

مسند لغت میں اس چیز کو کہتے ہیں جو سطح زمین سے اوپر ہو۔ابن منظور الافریقی نے لکھا ہے:

ما ارتفع من الأرض[2] وہ چیز جو زمین سے بلند ہو جائے۔

اور محدثین کی اصطلاح میں یہ اُس کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں ہر صحابی کی مرویات ترتیب ہجائی، تقدم اسلامی یا شرف نسبی کے اعتبار سے اکٹھے کیئے گئے ہوں، خواہ وہ کسی بھی موضوع سے متعلق ہوں۔

"وقد يطلق المسند على تأليف في أسانيد الأحاديث، مثل مسند الشهاب، ومسند الفردوس، أي أسانيد أحاديثهما"[3]

اور کبھی مسند کا اطلاق احادیث کے اسانید میں تالیف پر بھی ہوتا ہے، جیسے مسند الشہاب، مسند الفردوس۔یعنی اُن کے احادیث کی اسانید اور صحابہ کرام کی ترتیب:

۱۔ اگر حروف تہجی کے اعتبار سے ہو تو سب سے پہلے سیدنا ابیؓ بن کعب، سیدنا اسامہؓ اور سیدنا انسؓ وغیرہم مقدم ہوں گے۔

۲۔ اسلام میں سبقت کے اعتبار سے ہو تو جن صحابہؓ کرام نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا پہلے اُن کے احادیث جمع کیے جائیں گے، پھر اس کے بعد۔مثلاً پہلے عشرہ مبشرہ، پھر اصحاب بدر، پھر اہل بیعت رضوان، پھر اُن صحابہ کے جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے۔

۳۔ اگر شرف نسب کے اعتبار سے ہو تو سب سے پہلے بنوہاشم، پھر متعلقین بنوہاشم، مثلاً سیدنا ابو بکرؓ صدیق کہ آپ کی بیٹی اُمُّ المؤمنین سیدۃ عائشہؓ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں اور سیدنا عثمانؓ بن عفان کہ اُن کی والدہ ہاشمیہ اور رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں، اور پھر اُن کی احادیث جو شرف نسب میں نسبتاً افضل ہیں۔[4] مسانید بہت سی ہیں لیکن ان میں مشہور امام احمد بن حنبل کی مسند ہے۔اس کے علاوہ مسند بزار، مسند ابی بکر بن ابی شیبہ، مسند عبد بن حمید، مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند ابی یعلی، مسند یعقوب بن شیبہ اور مسند ابن ابی اسامہ شامل ہیں.

مسانید میں علمائے حدیث کے ہاں متداول اور مشہور مسند امام اعظم ابی حنیفہؒ ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہؒ کو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف علم فقہ، بلکہ حدیث میں بھی امامت اور سیادت بخشی تھی۔ تقریباً چار ہزار تلامذہ نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا تھا۔آپ نے اگر ایک طرف فقہ حنفی کی داغ بیل ڈالی ہے تو دوسری طرف آپ فقہی مسائل بیان کرتے وقت وہ احادیث بھی نقل کرتے تھے جو آپ کے مستدلات ہوا کرتے تھے۔پھر امام اعظم سے فیض یافتہ تلامذہ نے آپ کی مجلس میں آپ کے احادیث کو بھی جمع کیا اور اپنے شاگردوں کو اپنی ترتیب سے نقل بھی کیے، جو مسانید کی شکل اختیار کر گئیں۔آپ سے بلاواسطہ یا بالواسطہ فیض یافتہ محدثین نے آپ کے مسانید مدون کیے ہیں۔

امام محمد بن محمود الخوارزمیؒ نے اپنی کتاب جامع المسانید میں امام اعظمؒ سے مروی تقریباً پندرہ (۱۵) مسانید جمع کی ہیں۔[5] ان مسانید میں مسند حارثی مشہور تھی، جو علامہ عبد اللہ بن محمد بن یعقوب الحارثی[6] کی روایت کردہ ہے لیکن مکررات کے سبب طویل تھی، لہٰذا علامہ حصکفی[7] نے مکررات کو حذف کر کے اسے مختصر کیا، لیکن اس مسند کو اپنے طرز پر باقی رکھا۔پھر علامہ عابد سندھیؒ نے اس کی ترتیب تبدیل کر کے سنن کے طرز پر بنایا۔متداول نسخہ مسند الامام اعظم علامہ حصکفی کا مختصر کردہ اور علامہ عابد

سندھی کا مرتب کردہ مجموعہ ہے جو بطرز سنن ہے اور علمی دنیا میں مشہور ہے۔اس میں کل پانچ سو اکیس (۵۲۱) احادیث ہیں۔جن کے کل دو سو چھیاسی (۲۸۶) رواۃ میں سے اناسی (۷۹) صحابہ کرام اور دو سو سات (۲۰۷) تابعین اور اتباع تابعین ہیں۔جن میں مندرجہ ذیل رواۃ پر زیر نظر آرٹیکل میں ائمہ فنِ جرح و تعدیل کے اقوال کی روشنی میں بحث کی گئی ہے۔

مسند امام ابی حنیفہؒ کے مجروح رواۃ:

مسند امام ابی حنیفہؒ کے مندرجہ ذیل رواۃ ائمہ جرح و تعدیل کی نظر میں مجروح ہیں۔

عبدالکریم بن ابی المخارق

ابو امیہ عبد الکریم بن ابی المخارق (میم کے پیش کے ساتھ) بن قیس یا طارق، بصری ،مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر تھے۔سیدنا انس بن مالکؓ، مجاہد اور سعید بن جبیر[8] وغیرہ کے شاگرد تھے اور امام ابو حنیفہ ،مالک ،حماد، سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ کے استاد تھے۔فقیہ علماء میں سے تھے۔آپ کے بارے میں اِرجاء کا کہا گیا ہے۔۱۲۷ھ کو فوت ہوئے۔[9]

ائمہ جرح و تعدیل کے آراء:

یحییٰ بن معینؒ نے آپ کو ضعیف اور لیس بشیء کہا ہے۔[10]

جوزجانیؒ نے آپ کے بارے میں کہا ہے: "غیر ثقة فرحم الله[11] اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے، غیر ثقہ تھا.

ابو داوٗدؒ نے انہیں مرجیۃالبصرہ کہا ہے۔[12]

ابن ابی حاتمؒ نے آپ کوضعیف الحدیث کہا ہے۔[13]

ابن ابی حاتمؒ نے ایوب سختیانیؒ[14] کے حوالے سے کہا ہے کہ اُن سے ابو المخارق کے متعلق پوچھا گیا تو کہا: يرحمه الله كان غير ثقة۔[15]

اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے، غیر ثقہ تھا۔سائل کے وجہ پوچھنے پر کہا: مجھ سے عکرمہ[16] کے مرویات سننے کے بعد خود کی طرف منسوب کر کے کہا کرتے تھے حدثنی عکرمۃ۔یعنی یہ روایات مجھے عکرمہ نے بیان کی ہیں۔

امام ابو حاتمؒ نے کہا ہے: ضعيف الحديث[17]

ابن عدیؒ نے کہا ہے: والضعف بين على كل ما يرويه[18] آپ کے سارے مرویات میں ضعف ہے۔

لیکن ان سب کے باوجود حافظ ذہبیؒ نے آپ کے بارے میں کہا ہے:

"ضَعِيف تَركه بَعضهم، روى لَهُ البُخَارِيّ تَعْلِيقا وَمُسلم مُتَابعَة، وهذا يدل على أنه ليس بمطرح"۔[19]

یہ (عبدالکریم بن ابی المخارق) ضعیف ہیں اور بعض کے نزدیک متروک بھی ہیں تاہم امام بخاریؒ نے آپ سے تعلیقاً اور امام مسلمؒ نے آپ سے متابعۃً روایات لی ہیں اور شیخین کا آپ سے روایات قبول کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ بالکلیہ متروک نہیں ہیں۔

محمد بن منصور

اس نام سے محمد بن منصور بن ثابت بن خالد الخزاعی اور محمد بن منصور بن داوٗد الطوسی نزیل بغداد، دسویں طبقے کے صغار تابعین ملتے ہیں، جو دونوں ثقہ ہیں، لیکن امام ابو حنیفہؒ کی ملاقات ان سے ممکن ہی نہیں۔[20] ظاہر ہے کہ یہ راوی مجہول ہے۔

محمد بن عیسیٰ

اس نام سے کافی رواۃ ہیں، لیکن محمد بن عیسیٰ بن القاسم بن السُّمیع الدمشقی جو نویں طبقے کا تابعی ہے، کے علاوہ سب دسویں، گیارھویں اور بارھویں طبقے کے ہیں۔امامؒ کی ملاقات ان سے ممکن ہی نہیں اور محمد بن عیسیٰ مذکور مدلس اور قدری تھے۔[21]

ناصح

ناصح بن عبداللہ یا عبدالرحمٰن تمیمی، محلمی (میم مضموم، حائے مہملہ مفتوحہ اور تشدید لام کے ساتھ)، ابو عبداللہ، الحائک ساتویں طبقے سے تعلق رکھنے والے کبار اتباع تابعین میں سے ہیں۔اہل کوفہ میں آپ کو شمار کیا جاتا ہے۔عبادت گذاروں میں سے تھے، لیکن آپ کے ضعف پر تمام نقاد متفق ہیں۔آپ نے سماک بن حرب، یحییٰ بن کثیر، یحییٰ بن یعلیٰ اور اسحاق السلولی سے احادیث روایت کی ہیں۔

ائمہ جرح وتعدیل کے آرا:

امام بخاریؒ نے آپ کو منکر الحدیث کہا ہے۔[22]

امام ابو داؤدؒ نے آپ کے بارے میں کہا: "لَيْسَ بشيء"[23]

امام نسائیؒ نے بھی آپ کو ضعیف کہا ہے۔[24]

امام ابو حاتمؒ نے آپ کو ضعیف الحدیث اور منکر الحدیث کہا ہے۔[25]

ابن حبانؒ نے کہا ہے:

"وكان شيخنا صالحا يروي عن الثقات ما ليس بشبه حديث الأثبات وينفرد بالمناكير عن ثقات مشاهير غلب عليه الصلاح فكان يأتي بالشيء على التوهم فلما فحش ذلك منه استحق ترك حديثه"[26]

ابن عدی الجرجانی نے آپ کو ضعیف کہنے کے ساتھ یہ بھی کہا ہے:

"وهو في جملة متشيعي أهل الكوفة، وهو ممن يكتب حديثه"[27]

طریف بن شہاب

طریف بن شہاب، ابو سفیان، السَّعدی، البصری، امام ابو حنیفہ، سفیان ثوری اور حمزہ زیات کے استاد اور ابو نضرہ منذر بن مالک کے شاگرد تھے۔[28]

ائمہ جرح وتعدیل کے آرا:

یحییٰ بن معینؒ نے آپ کو ضعیف کہا ہے۔[29]

امام احمد بن حنبلؒ نے کہا ہے:

"ليس بشيء، لا يكتب عنه"[30]

کچھ بھی نہیں اور اس کے احادیث نہ لکھی جائے۔

امام بخاریؒ نے آپ کے متعلق کہا ہے:

"ليس بالقوي عندهم"[31]

محدثین کے نزدیک حدیث میں قوی نہیں ہیں۔

امام نسائیؒ نے کہا: متروک الحدیث ہے۔[32]

امام ابو حاتمؒ نے آپ کے بارے میں کہا ہے:

"ضعيف الحديث ليس بقوى"[33]

ضعیف الحدیث ہیں اور قوی نہیں ہیں۔

ابن حبانؒ نے المجروحین میں آپ کا ذکر کیا ہے۔[34]

دار قطنیؒ نے بھی آپ کو ضعیف کہا ہے۔[35]

تاہم ابن عدیؒ نے الکامل میں آپ کے بارے میں یوں تبصرہ کیا ہے:

"وقد روى عنه الثقات، وإنما أنكر عليه في متون الأحاديث أشياء لم يأت بها غيره وأما أسانيده فهي مستقيمة"[36]

آپ سے ثقات نے احادیث روایت کی ہیں۔ متونِ احادیث میں آپ بعض اوقات وہ اشیاء ذکر کرتے ہیں جنہیں اور کوئی نہیں ذکر کرتے اس لیے آپ پر انکار کی جاتی ہے۔ اور رہی بات آپ کے اسانید کی، تو وہ بالکل درست ہیں۔

ابی جنادہ

حصین بن مخارق بن عبد الرحمٰن بن ورقاء، ابو جنادۃ، الکوفی، مفسر اور محدث تھے۔ اعمش اور مسعر کے شاگرد تھے اور ان سے روایت کرتے تھے۔ یحیٰی بن یحیٰی النیسابوری اور یعقوب بن یوسف الضبی نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ۲۰۰ھ کو فوت ہوئے۔[37]

ائمہ جرح و تعدیل کے آرا:

دار قطنیؒ نے کہا ہے: يضع الحديث[38] آپ احادیث گھڑتے تھے۔

دار قطنیؒ نے آپ کو "متروك" کہا ہے۔[39]

ابن حبانؒ نے المجروحین میں آپ کا تذکرہ کیا ہے: لا يجوز الرواية عنه ولا الاحتجاج به[40]

محمد بن عبد الرحمٰن القشیری

محمد بن عبد الرحمٰن القشیری کوفہ کے شیخ تھے۔ بیت المقدس میں سکونت پذیر تھے۔ جعفر بن محمد بن علی، حمید الطویل، خالد الحذاء اور اعمش سے احادیث روایت کی ہیں۔ انس بن عیاض، جعفر بن عاصم اور سلیمان بن عبد الرحمٰن نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔[41]

ائمہ جرح و تعدیل کے آرا:

ابو حاتمؒ نے آپ کے بارے میں کہا ہے: متروك الحديث كان يكذب ويفتعل الحديث[42] متروک الحدیث تھا۔ جھوٹ بولتا تھا اور احادیث گھڑتا تھا۔

ابو جعفر العقیلی نے آپ کے بارے میں کہا ہے: حَدِيثُهُ مُنْكَرٌ لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ، وَهُوَ مَجْهُولٌ بِالنَّقْلِ[43]

ابن عدیؒ نے آپ کو "منكر الحديث" کہا ہے۔[44]

ابن جوزیؒ نے بھی آپ کو "منكر الحديث" کہا ہے۔[45]

مسلم بن کیسان

مسلم بن کیسان الضبی ، ابو عبد اللہ الکوفی الاعور تابعی ہیں۔ سیدنا انسؓ بن مالک، ابراہیم نخعی، سعید بن جبیر اور عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے شاگرد اور شعبہ کے استاد تھے۔[46]

ائمہ جرح و تعدیل کے آرا:

امام بخاریؒ نے آپ کے بارے میں کہا: يتكلمون فيه۔[47]

امام نسائیؒ نے آپ کو متروک الحدیث کہا ہے۔[48]

ابن معینؒ نے کہا ہے کہ آپ اختلاط کے شکار تھے۔[49]

امام ابو حاتمؒ نے کہا ہے: يتكلمون فيه، وهو ضعيف الحديث[50]

ابن حبانؒ نے المجروحین میں آپ کا تذکرہ کیا ہے۔[51]

ابن عدیؒ نے کہا ہے: والضعف على رواياته بين[52]

یحییٰ بن ابی حیہ ابی جناب

ابو جناب الکلبی، یحییٰ بن ابی حیّہ ابی جناب سے مشہور ہیں۔ عطاء بن ابی رباح، ابو اسحاق الہمدانی، عون بن عبد اللہ اور امام شعبی سے احادیث سنیں۔ آپ سے سفیان ثوری اور وکیع نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ ابو جعفر کے دور میں ۱۴۷ھ کو کوفہ میں فوت ہوئے۔[53]

ائمہ جرح و تعدیل کے آرا:

ابن سعدؒ نے آپ کے بارے میں کہا ہے: كَانَ ضَعِيفًا فِي الْحَدِيثِ۔[54] آپ روایتِ حدیث میں ضعیف تھے۔

یحییٰ بن معینؒ سے آپ کے بارے میں پوچھا گیا تو کہا: ليس بقوى۔[55] آپ قوی نہیں۔

امام بخاریؒ نے کہا ہے: كان يحيى القطان يضعفه۔[56] یحییٰ بن سعید القطانؒ آپ کو ضعیف قرار دیتے تھے۔

امام عجلی نے آپ کے بارے میں کہا: كوفي، ضعيف الحديث، يكتب حديثه، وفيه ضعف وكان يدلس لا بأس به.[57]

کوفی ہیں اور ضعیف الحدیث ہیں۔ آپ کے احادیث لکھے جائیں لیکن ان میں تدلیس کی وجہ سے ضعف ہے اور لا بأس بہ ہیں۔

نسائیؒ نے بھی ضعیف کہا ہے۔[58]

امام احمد بن حنبلؒ نے کہا ہے: أبو جناب ثقة، كان يدلس أحاديثه مناكير[59] آپ ثقہ ہیں لیکن تدلیس کرتے ہیں آپ کے احادیث منکر ہیں۔

امام ابو حاتمؒ نے آپ کے بارے میں کہا: لا تکتب منه شيئ، ليس بالقوى[60] آپ کی کوئی حدیث نہ لکھی جائے کیوں کہ آپ قوی نہیں ہیں۔

ابن حبانؒ نے الثقات میں آپ کا تذکرہ کیا ہے۔[61]

ابن حبان نے المجروحین میں آپ کے بارے میں کہا ہے: "وكان ممن يدلس على الثقات ما سمع من الضعفاء فالتزق به المناكير التي يرويها عن المشاهير فوهاه"[62] آپ ثقات سے تدلیس کیا کرتے تھے جب کوئی حدیث ضعفاء سے سنتے ،اور مشاہیر سے جو سنتے تھے اس کے ساتھ مناکیر ملاتے تو اس حدیث کو کمزور بناتے تھے۔

ابو زرعہؒ نے آپ کے بارے میں کہا ہے: "صدوق، غير إنه كان يدلس"[63] آپ صدوق ہیں بس اتنی بات ہے کہ تدلیس کیا کرتے ہیں۔

محمد بن الزبیر الحنظلی

آپ نے اپنے والد، حسن بصری اور عمر بن عبد العزیز سے احادیث روایت کی ہیں۔آپ سے یحییٰ بن ابی کثیر، سفیان ثوری اور حماد بن زید نے احادیث روایت کی ہیں۔[64]

ائمہ جرح و تعدیل کے آرا:

امام بخاریؒ نے آپ کے بارے میں کہا ہے: فِيهِ نظر.[65]

امام نسائیؒ نے آپ کو "ضَعِيف" کہا ہے۔[66]

امام ابو حاتمؒ نے آپ کے بارے میں کہا ہے: ليس بالقوى في حديثه انكار[67]

ابن حبانؒ نے "المجروحین" میں آپ کا تذکرہ کیا ہے۔[68]

یحییٰ بن عبد اللہ

یحییٰ بن عبد اللہ الجابر الکوفی التیمی، ابو الحارث، تابعی ہیں۔ابی ماجد، سالم بن ابی الجعد، عمرو بن عامر اور حبال بن رفیدہ سے احادیث روایت کی ہیں۔سفیان ثوری، شعبہ، حسن بن صالح، جعفر بن زیاد الاحمر، عمرو بن ابی قیس، عبد العزیز بن مسلم، ابو الاحوص، ابو عوانہ، ابن عیینہ، خالد الواسطی نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔[69]

ائمہ جرح و تعدیل کے آرا:

ابن معینؒ نے آپ کے بارے میں کہا: ليس حديثه بشيء.[70]

احمد بن حنبلؒ نے آپ کے متعلق کہا ہے: لَيْسَ بِهِ بَأْس.[71]

ابو حاتمؒ نے آپ کو ضعیف کہا ہے۔[72]

جوزجانیؒ نے آپ کے بارے میں کہا ہے: غير محمود.[73]

نسائیؒ نے آپ کو ضعیف کہا ہے۔[74]

ابن عدیؒ نے آپ کے بارے میں کہا ہے: وأحاديثه متقاربة وليس فيه حديث منكر، وأرجو أنه لا بأس به۔[75]

عبد الرحمٰن بن البیلمانی

عبد الرحمٰن بن البیلمانی، سیدنا عمرؓ کے آزاد کردہ غلام اور تابعی ہیں۔ سیدنا عمرؓ بن الخطاب کے لشکر میں سے تھے۔ سیدنا ابن عمرؓ سے احادیث سماعت کی ہیں۔ سماک بن الفضل اور زید بن اسلم نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ [76]

ائمہ جرح و تعدیل کے آرا:

امام ابو حاتمؒ نے آپ کے بارے میں کہا ہے: هُوَ لَيِّن [77] آپ لیّن ہیں۔

ابن حبانؒ نے الثقات میں آپ کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے:"لَا يجب أَن يعْتَبر بِشَيْء من حَدِيثه إِذا كَانَ من رِوَايَة ابْنه لِأَن ابْنه مُحَمَّد بْن عَبْد الرَّحْمَن يضع على أَبِيه الْعَجَائِب"[78]

آپ کا کوئی بھی وہ حدیث معتبر نہیں جسے آپ کا بیٹا محمد بن عبد الرحمٰن روایت کرے، کیونکہ آپ کا بیٹا محمد بن عبد الرحمٰن اپنے والد کی طرف عجائب گھڑتا ہے۔

حارث بن عبد اللہ الہمدانی

حارث بن عبد اللہ الہمدانی الاعور، ابو زہیر کوفہ کے کبار علماء تابعین میں سے ہیں۔ سیدنا علیؓ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے ابو اسحاق السبیعی نے احادیث روایت کی ہیں۔ ۶۵ھ کو فوت ہوئے۔

ائمہ جرح و تعدیل کے آرا:

ابن معینؒ نے آپ کے بارے میں کہاہے: الْحَارِث الْأَعْوَر هُوَ الْحَارِث بن عبد الله لَيْسَ بِهِ بَأْس۔[79]

امام بخاریؒ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے کہاہے کہ انہوں نے آپ کو (شیعیت) سے متہم کیا ہے۔[80]

اور اسی طرح امام بخاریؒ نے شعبی کے حوالے سے کہاہے کہ آپ کذابین میں سے ہیں۔[81]

عجلیؒ نے آپ کے بارے میں بحوالہ ابراہیم نخعیؒ کہاہے: كان الحارث متهمًا "في التشيع".[82]

امام ابو حاتمؒ نے آپ کے بارے میں کہاہے: "ضعيف الحديث ليس بالقوي ولا ممن يحتج بحديثه"[83]

آپ ضعیف الحدیث ہیں اور قوی نہیں ہیں اور نہ اُن رواۃ میں سے ہیں جن کے احادیث قابل احتجاج ہیں۔

ابن حبان نے المجروحین میں آپ کا ذکر یوں کیاہے: كان غاليا في التشيع واهيا في الحديث۔[84]

آپ شیعیت میں غالی تھے اور حدیث میں کمزور تھے۔

مقاتل بن سلیمان

مقاتل بن سلیمان البلخی، صاحب التفسیر تھے۔ ضحاک بن مزاحم اور عطاء بن ابی رباح سے احادیث روایت کرتے ہیں۔[85]

ائمہ جرح و تعدیل کے آراء:

ابن سعدؒ نے آپ کے بارے میں کہا ہے: وأصحاب الحديث يتقون حديثه وينكرونه۔[86] محدثین آپ کے احادیث سے اپنے آپ کو بچاتے تھے اور انہیں منکر قرار دیتے۔

ابن معینؒ نے کہاہے: وَمُقَاتِل بن سُلَيْمَان لَيْسَ بِشَيْء.[87]

امام بخاریؒ نے آپ کے بارے میں کہا: لا شئ البتة[88]

جوزجانیؒ نے آپ کے بارے میں کہا ہے: مقاتل بن سليمان كان دجالا جسورا۔[89] مقاتل بن سلیمان دلیر دجال تھے۔

عجلیؒ نے آپ کو "متروک الحدیث" کہا ہے۔[90]

امام ابو حاتمؒ نے آپ کے بارے میں کہا ہے: "هو متروك الحديث"[91] آپ متروک الحدیث ہیں۔

ابن حبان نے المجروحین میں آپ کے بارے میں یوں کہا ہے:

كان شبيها يشبه الرب بالمخلوقين وكان يكذب مع ذلك في الحديث۔[92] آپ مشبّہہ میں سے تھے، جو رب کو مخلوق کے مشابہ مانتے تھے اور اس کے ساتھ حدیث روایت کرنے میں جھوٹ بھی بولتے تھے۔

ابن عدیؒ نے اپنے کامل میں لکھا ہے: وهو مع ضعفه يكتب حديثه[93] باوجود ضعف کے آپ کے احادیث لکھے جاتے ہیں۔

ابن لَہیعہ

عبد اللہ بن لَہیعہ بن عُقبہ، الحضرمی، ابو عبد الرحمٰن، مصر کے قاضی تھے۔۹۶ھ کو پیدا ہوئے، ابو الزبیر مسلم بن تدرس، عبد الرحمٰن الاعرج اور ابو یونس مولیٰ سیدنا ابی ہریرہؓ سے احادیث روایت کی ہیں۔ عبد اللہ بن مبارک نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ۱۷۰ھ میں آپ کا سارا کتب خانہ جل گیا تھا۔ ۱۷۴ھ کو فوت ہوئے۔[94]

ائمہ جرح و تعدیل کے آرا:

ابن سعدؒ نے آپ کے بارے میں کہا ہے: وكان ضعيف و عنده حديث كثير[95] آپ ضعیف تھے اور آپ کے پاس کئی احادیث تھیں۔

امام نسائیؒ نے آپ کو ضعیف کہا ہے۔[96]

یحییٰ بن معینؒ نے آپ کے بارے میں کہا: ليس هو بذاك ضعيف الحديث فى حديثه كله ليس بشيء[97] آپ ثقہ نہیں ہیں، ضعیف الحدیث ہیں اور آپ کے سارے احادیث واہیات ہیں۔

جوزجانیؒ نے آپ کے بارے میں کہا ہے: ابن لهيعة لا يوقف على حديثه ولا ينبغي أن يحتج به ولا يغتر بروايته.[98]

ابن لہیعۃ کے احادیث نہ جانے جائیں اور ان سے استدلال کرنا بھی مناسب نہیں اور نہ ہی ان سے دھوکہ ہونا چاہیے۔

ابن حبانؒ نے المجروحین میں آپ کا ذکر یوں کیا ہے: "وكان شيخا صالح ولكنه كان يدلس عن الضعفاء قبل احتراق كتبه ثم احترقت كتبه في سنة سبعين ومائة ومن سمع منه بعد احتراق كتبه فسماعه ليس بشيء"[99]

آپ شیخ اور صالح تھے، لیکن کتب جل جانے سے قبل ضعفا سے تدلیس کیا کرتے تھے۔ ۱۷۰ھ میں مکتبہ جل جانے کے بعد آپ سے سماع حدیث درست نہیں۔

محمد بن السائب الکلبی

محمد بن السائب بن بشر بن عمرو، ابو النضر، الکلبی اتباع تابعین میں سے ہیں۔ تفسیر، حدیث اور انساب کے عالم تھے۔ تاریخ

کا امام تسلیم کیا جاتا ہے۔ عبد اللہ بن سبا کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔ سید نا علیؓ کے بارے میں عقیدہ رکھتے تھے کہ آپؓ نے وفات نہیں پائی بلکہ زندہ بادلوں میں اُٹھائے گئے ہیں۔ کوفہ میں ۱۴۶ھ کو فوت ہوئے۔[100]

ائمہ جرح و تعدیل کے آراء :

ابن سعدؒ نے آپ کے بارے میں کہا : في روايته ضعيف جدا[101] آپ کی مرویات میں شدید ضعف ہے۔

جوزجانیؒ نے آپ کے بارے میں کہا ہے :الكلبي محمد بن السائب كذاب ساقط[102] محمد بن السائب الکلبی جھوٹے اور ساقط الاعتبار ہیں۔

نسائیؒ نے آپ کے بارے میں کہا: "مُحَمَّد بن السَّائِب أَبُو النَّضر الْكَلْبِيّ مَتْرُوك الحَدِيث"[103] محمد بن السائب الکلبی، ابوالنضر، متروک الحدیث ہیں۔

امام ابو حاتمؒ نے آپ کے بارے میں کہا ہے: "الناس مجتمعون على ترك حديثه لا يشتغل به هو ذاهب الحديث"[104]

لوگوں نے آپ کے احادیث کو ترک کرنے پر اتفاق کیا ہے۔آپ کے احادیث کی طرف کوئی التفات نہیں کرتا اور آپ ذاہب الحدیث ہیں۔

ابن حبانؒ نے المجروحین میں آپ کے بارے میں کہا ہے :

"وكان الكلبي سبئيا من أصحاب عبد الله بن سبأ من أولئك الذين يقولون إن عليا لم يمت وإنه راجع إلى الدنيا قبل قيام الساعة فيملؤها عدلا كما ملئت جورا وإن رأوا سحابة قالوا أمير المؤمنين فيها۔[105]

محمد بن السائب) الکلبی سبائی تھا، یعنی عبد اللہ بن سبا کے پیروکاروں میں سے تھا۔ یہ اُن لوگوں میں تھے جو کہتے تھے کہ سید نا علیؓ مرے نہیں اور واپس آکر دنیا کو عدل سے بھر دیں گے جیسے ظلم و جور سے بھر دی گئی ہے اور جب بادل دیکھتے تو کہتے کہ امیر المؤمنین ان میں (اُٹھائے گئے) ہیں۔

نتائج بحث :

۱۔ امام ابو حنیفہؒ کو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف علم فقہ میں بلکہ علم حدیث میں بھی امامت اور سیادت بخشی تھی۔

۲۔ آپؒ کے شاگردوں نے آپ کے مسانید جمع کیے ہیں جو علامہ خوارزمی کے نزدیک پندرہ ہیں۔

۳۔ مسند امام اعظم ابو حنیفہ علم حدیث اور فقہ کا ایک وقیع ذخیرہ ہے، جو علمائے حدیث و فقہ کے ہاں مشہور و متداول ہے۔

۴۔ مسند امام اعظم فقہ حنفی کے بنیادی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔

۵۔ اس کتاب میں موجود احادیث کے رواۃ ائمہ جرح و تعدیل کے مقرر کردہ تعدیل کی معیار پر پورا اترتے ہیں، البتہ اس آرٹیکل میں مذکورہ چند رواۃ پر جرح بھی کی گئی ہے۔

۶۔ مسند امام اعظمؒ کے جملہ رواۃ میں مجروح رواۃ نہ ہونے کے برابر ہیں، لہٰذا اس حوالے سے اٹھائے جانے والی شبہات بے بنیاد ہیں، جو کہ مسند امام اعظم کی علمی حیثیت کو متاثر نہیں کر سکتیں۔

This work is licensed under a
Creative Commons Attribution 4.0 International Licence.

حوالہ جات (References)

[1] محمد صدیق خان ، الحطۃ فی ذکر الصحاح الستۃ، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۰۵ھ = ۱۹۸۵ء، ص:۸۳

[2] الافریقی، محمد بن مکرم ابن منظور، لسان العرب، لبنان، دار صادر، بیروت، ۱۴۱۴ھ، ج:۳، ص:۲۲۰

[3] نور الدین عتر، منہج النقد فی علوم الحدیث، دار الفکر، دمشق، ۱۳۹۹ھ = ۱۹۷۹ء، ص:۳۵

[4] الحطۃ فی ذکر الصحاح الستۃ، ص:۶۹

[5] الخوارزمی، محمد بن محمود، جامع مسانید الامام الاعظم، مجلس دائرۃ المعارف، حیدر آباد، دکن ہندوستان، ۱۳۳۲ھ، ج:۱، ص:۷۰

[6] عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو عبد اللہ، البخاری، الکلاباذی، الحارثی، ماوراء النہر کے بلند پایہ عالم، فقیہ اور محدث کی جمع کردہ مسند ہے۔ آپ "الاستاذ" کے نام سے مشہور تھے۔ ۲۵۸ھ کو میں پیدا ہوئے۔ عبید اللہ بن واصل، عبد الصمد بن الفضل اور محمد بن اللیث السرخسی کے شاگرد اور عبد اللہ بن محمد اور ابو عبد اللہ ابن مندہ کے استاد تھے۔ ۳۴۰ھ کو فوت ہوئے۔ الذہبی, محمد بن احمد ، سیر اعلام النبلاء، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۴۰۵ھ، ج:۱۵، ص:۴۲۴

[7] موسیٰ بن زکریا بن ابراہیم بن محمد بن صاعد، صدر الدین، القاضی ۵۸۰ھ یا ۵۸۱ھ کو دیارِ بکر میں پیدا ہوئے۔ نوجوانی کے ایام حلب اور قاہرہ میں گذارے۔ حافظ دمیاطی کو بھی آپ کے تلمذ کا شرف حاصل ہوا، چنانچہ انہوں نے اپنے شیوخ کے معاجم میں آپ کا تذکرہ کیا ہے۔ قاہرہ میں ۶۵۰ھ کو انتقال کر گئے۔ عبد القادر بن محمد، الجواہر المضیئۃ فی طبقات الحنفیۃ، پاکستان، میر محمد کتب خانہ، کراچی، طن، ج:۲، ص:۱۸۲

[8] سعید بن جبیر بن ہشام، ابو عبد اللہ، الاسدی، الکوفی، تابعین میں سے ہیں۔ حبشی الاصل تھے۔ ۴۵ھ کو پیدا ہوئے تھے۔ حجاج بن یوسف الثقفی نے آپ کو انچاس سال کی عمر میں ۹۴ھ یا ۹۵ھ کو قتل کروایا تھا۔ محمد بن سعد، الطبقات الکبری، مصر، مکتبۃ الخانجی قاہرہ، ۱۴۲۱ھ = ۲۰۰۱ء، ج:۸، ص:۳۷۴

[9] امام بخاری، محمد بن اسماعیل، التاریخ الکبیر، انڈیا، دائرۃ المعارف الاسلامیۃ، حیدر آباد دکن، ط،ن، ج:۶، ص:۸۹

[10] یحییٰ بن معین، تاریخ ابن معین بروایۃ عثمان الدارمی، دار المأمون للتراث۔ دمشق، طن، ص:۱۸۶، ترجمہ:۶۸۱

[11] الجوزجانی، ابراہیم بن یعقوب، احوال الرجال، پاکستان، حدیث اکادمی، فیصل آباد ص:۱۶۱

[12] السجستانی، بو داؤد سلیمان بن اشعث، سوالات ابی عبید، سعودی عرب، عمادۃ البحث العلمی بالجامعۃ الاسلامیۃ، مدینۃ منورۃ، ۱۴۰۳ھ = ۹۸۳ء، ص:۲۹۳

[13] ابن ابی حاتم، عبد الرحمٰن بن محمد، الجرح والتعدیل، انڈیا، مجلس دائرۃ معارف العثمانیۃ حیدر آباد، دکن، ۱۲۷۱ھ = ۱۹۵۲ء، ج:۶، ص:۶۰

14 ایوب بن ابی تمیمہ کیسان، سختیانی (سین کے زبر کے ساتھ)، ابو بکر، بصرہ کے تابعین میں سے علم حدیث کے بڑے عالم اور فقیہ تھے۔ سیدنا انسؓ، سعید بن جبیر اور جابر بن عبد اللہ کو دیکھ چکے تھے۔ ۱۳۱ھ کو ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔ الطبقات الکبری، ج :۹، ص:۲۴۶، ترجمہ:۴۰۲۱

15 ایضاً

16 عکرمہ بن عبد اللہ، سیدنا ابن عباسؓ کے غلام تھے۔ ۲۵ھ =۶۴۵ء کو پیدا ہوئے۔ تابعی تھے۔ علم و ورع کے پیکر تھے۔ علم تفسیر اور مغازی کے بڑے عالم تھے۔ ۱۰۵ھ =۷۲۳ء کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ الطبقات الکبری، ج:۷، ص:۲۸۳، ترجمہ:۱۷۲۹

17 الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، ج:۶، ص:۶۰

18 ابو احمد بن عدی الجرجانی، الکامل فی ضعفاء الرجال، لبنان، دالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۸ھ =۱۹۹۷ء، ج:۷، ص:۴۱

19 الذہبی، ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن عثمان، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، لبنان، دارالمعرفۃ بیروت، ۱۳۸۲ھ-۱۹۶۳ء ج:۲، ص:۶۴۶

20 العسقلانی، احمد بن علی بن حجر، تقریب التہذیب، تحقیق صغیر احمد شاغف، لبنان، دارالعاصمۃ للنشر والتوزیع بیروت، ط ن، ص:۸۹۹

21 تقریب التہذیب، ص:۸۸۶

22 التاریخ الکبیر، ج:۸، ص:۱۲۲، ترجمہ:۲۴۲۵

23 سوالات ابی عبید، ص:۱۰۷

24 النسائی، حمد بن شعیب ا، الضعفاء والمتروکون، بیروت، دار الوعی حلب، ۱۳۹۶ھ، ص:۱۰۰، ترجمہ:۵۸۴

25 الجرح والتعدیل لا ابن ابی حاتم، ج:۸، ص:۵۰۲، ترجمہ:۲۳۰۳

26 محمد بن حبان، المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین، لبنان، دار الوعی حلب، ۱۳۹۶ھ، ج:۳، ص: ۵۴، ترجمہ:۱۱۱۶

27 الکامل فی ضعفاء الرجال، ج:۸، ص:۳۰۲، ترجمہ:۱۹۷۹

28 التاریخ الکبیر، ج:۴، ص:۳۵۷، ترجمہ:۳۱۳۴

29 تاریخ ابن معین بروایۃ الدوری، ج:۳، ص:۳۲۷، ترجمہ:۱۵۶۸

30 العلل ومعرفۃ الرجال لاحمد بن حنبل، ج:۱، ص:۵۱۵، ترجمہ:۱۲۰۹

31 ایضاً

32 الضعفاء والمتروکون، ص:۶۰، ترجمہ:۳۱۸

33 الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، ج:۴، ص:۴۹۲، ترجمہ:۲۱۶۵

34 المجروحین لابن حبان، ج:۱، ص:۳۸۱، ترجمہ:۵۱۶

35 الدارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر، الضعفاء والمتروکون، سعودی عرب، مجلۃ الجامعۃ الاسلامیۃ۔ المدینۃ المنورۃ، ۱۴۰۴ھ، ج: ۲، ص:۱۵۹، ترجمہ:۳۰۵

36 الکامل فی ضعفاء الرجال، ج:۵، ص:۱۸۵، ترجمہ:۹۶۲

37 ابن مندہ، محمد بن اسحاق، فتح الباب فی الکنیٰ والالقاب، سعودی عرب، مکتبۃ الکوثر، الریاض، ۱۴۱۷ھ=۱۹۹۶ء، ج:۱، ص:۲۰۱، ترجمہ:۱۶۴۱

38 ابن حبان علی بن عمر، تعلیقات الدارقطنی علی المجروحین، مصر، دار الکتاب الاسلامی قاہرہ، ۱۴۱۴ھ=۱۹۹۴ء، ص:۲۹۶

39 الضعفاء والمتروکون للدارقطنی، ج:۲، ص:۱۴۹، ترجمہ:۱۷۷

40 المجروحین لابن حبان، ج:۳، ص:۱۵۵، ترجمہ:۱۲۷۴

41 الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، ج:۷، ص:۳۲۵، ترجمہ:۱۷۵۲

42 ایضاً

43 الضعفاء الکبیر للعقیلی، ج:۴، ص:۱۰۲، ترجمہ:۱۶۵۹

44 الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی، ج:۷، ص:۵۰۵، ترجمہ:۱۷۳۵

45 الضعفاء والمتروکون لابن الجوزی، ج:۳، ص:۴۷، ترجمہ:۳۰۶۰

46 الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، ج:۸، ص:۱۹۲، ترجمہ:۸۴۴

47 امام بخاری، محمد بن اسماعیل، تحقیق: محمود ابراہیم زاید، الضعفاء الصغیر، لبنان، دار الوعی حلب، ۱۳۹۶ھ، ص:۱۰۶، ترجمہ:۳۴۳

48 الضعفاء والمتروکون للنسائی، ص:۹۷، ترجمہ:۵۶۸

49 تاریخ ابن معین بروایت دوری، ج:۳، ص:۳۱۱، ترجمہ:۱۴۷۷

50 الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، ج:۸، ص:۱۹۲، ترجمہ:۸۴۴

51 المجروحین لابن حبان، ج:۳، ص:۸، ترجمہ:۱۰۳۴

52 الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی، ج:۸، ص:۶، ترجمہ:۱۷۹۶

53 الطبقات الکبری، ج:۸، ص:۴۵۰، ترجمہ:۳۴۲۰

54 ایضاً

55 تاریخ ابن معین بروایۃ احمد بن محرز، ج:۱، ص:۷۰

56 التاریخ الکبیر، ج:۸، ص:۲۶۷، ترجمہ:۲۹۵۴

57 تاریخ الثقات للعجلی، ص:۴۷۱، ترجمہ:۱۸۰۲

58 الضعفاء والمتروکون للنسائی، ص:۱۰۹، ترجمہ:۶۴۰

59 العلل ومعرفۃ الرجال لاحمد بن حنبل، ج:۳، ص:۱۱۴، ترجمہ:۴۴۷۳

60 الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، ج:۹، ص:۱۳۹، ترجمہ:۵۸۷

61 الثقات لابن حبان، ج:۷، ص:۵۹۷، ترجمہ:۱۱۶۳۹

62 المجروحین لابن حبان، ج:۳، ص:۱۱۱، ترجمہ:۱۱۹۴

63 الضعفاءلابی ذرعہ الرازی،، ج:۳، ص:۹۵۱، ترجمہ:۷۶۰

64 التاریخ الکبیر، ج:۱، ص:۸۶، ترجمہ:۲۳۶

65 ایضاً

66 الضعفاءوالمتروکون للنسائی، ص:۹۵، ترجمہ:۵۴۶

67 الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، ج:۷، ص:۲۵۹، ترجمہ:۱۴۱۷

68 المجروحین لابن حبان، ج:۲، ص:۲۵۹، ترجمہ:۹۳۶

69 الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، ج:۹، ص:۱۶۱، ترجمہ:۶۶۷

70 سوالات ابن الجنید لیحییٰ بن معین، ص:۴۸۰، ترجمہ:۸۴۵

71 العلل ومعرفۃ الرجال لاحمد روایۃ ابنہ عبد اللہ، ج:۱، ص:۳۹۷، ترجمہ:۸۰۴

72 الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، ج:۹، ص:۱۶۱، ترجمہ:۶۶۷

73 احوال الرجال، ص:۸۹، ترجمہ:۶۵

74 الضعفاءوالمتروکون للنسائی، ص:۱۰۷، ترجمہ:۶۲۳

75 الکامل فی ضعفاء الرجال، ج:۹، ص:۳۱، ترجمہ:۲۱۰۵

76 اسد الغابۃ، ج:۵، ص:۶، ترجمہ:۴۵۵۶

77 الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، ج:۸، ص:۴۱۴، ترجمہ:۱۸۸۹

78 الثقات لابن حبان، ج:۵، ص:۹۱، ترجمہ:۴۰۰۰

79 تاریخ ابن معین بروایۃ الدوری، ج:۳، ص:۳۶۰، ترجمہ:۱۷۵۱

80 التاریخ الکبیر، ج:۲، ص:۲۷۳، ترجمہ:۲۴۳۷

81 ایضاً

82 تاریخ الثقات للعجلی، ص:۱۰۳، ترجمہ:۲۳۳

83 الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، ج:۳، ص:۷۹، ترجمہ:۳۶۳

84 المجروحین لابن حبان، ج:۱، ص:۲۲۲، ترجمہ:۱۹۷

85 الطبقات الکبری، ج:۹، ص:۳۷۷، ترجمہ:۴۴۷۵

86 الطبقات الکبری، ج:۸، ص:۳۴۲، ترجمہ:۳۰۴۴

87 تاریخ ابن معین بروایۃ الدوری، ج:۴، ص:۳۷۳، ترجمہ:۴۸۴۶

88 التاریخ الکبیر، ج:۸، ص:۱۴، ترجمہ:۱۹۷۶

89 احوال الرجال، ص:۳۴۳، ترجمہ:۳۷۳

90 معرفۃ الثقات للعجلی، ج:۲، ص:۲۹۵، ترجمہ:۱۷۸۱

91 الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، ج:۸، ص:۳۵۵، ترجمہ:۱۶۳۰

92 المجروحین لابن حبان، ج:۳، ص:۱۴، ترجمہ:۱۰۴۵

93 الکامل فی ضعفاء الرجال، ج:۸، ص:۱۹۰، ترجمہ:۱۹۱۴

94 الطبقات الکبری، ج:۹، ص:۵۲۴، ترجمہ:۴۹۰۰۔۔التاریخ الکبیر، ج:۵، ص:۱۷۲، ترجمہ:۵۷۴

95 الطبقات الکبری، ج:۹، ص:۵۲۴، ترجمہ:۴۹۰۰

96 الضعفاء والمتروکون للنسائی، ص:۶۴، ترجمہ:۳۴۶

97 تاریخ ابن معین بروایۃ ابن محرز، ج:۱، ص:۶۷

98 احوال الرجال، ص:۲۶۶، ترجمہ:۲۷۴

99 المجروحین لابن حبان، ج:۲، ص:۱۱، ترجمہ:۵۳۸

100 الطبقات الکبری، ج:۸، ص:۴۷۸، ترجمہ:۳۴۱۸

101 الطبقات الکبری، ج:۸، ص:۴۷۸، ترجمہ:۳۴۱۸

102 احوال الرجال، ص:۶۶، ترجمہ:۳۷

103 الضعفاء والمتروکون للنسائی، ص:۹۰، ترجمہ:۵۱۴

104 الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، ج:۷، ص:۲۷۰، ترجمہ:۱۴۷۸

105 الثقات لابن حبان، ج:۴، ص:۱۷۸، ترجمہ:۲۳۶۸